پارہ 3 سے یاد رہنے والی باتیں

- 1- جو بھی کام کریں اللہ کے چہرے کی خاطر اور اس کی خوشی کے لیے کریں۔ وہ ضرور راضی ہو جائے گا۔ اس کی رضا کی تڑپ رکھیں۔
- 2- صدقات کا ایک فائدہ یہ ہے کہ انسان کے اندر سے تکبر نکل جاتا ہے۔
- 3- اللہ تعالیٰ دعائیں سنتے ہیں قبول کرتے ہیں۔
- 4- مالی معاملات میں لکھت پڑھت ضروری ہے ورنہ باہم رشتے کٹ جاتے ہیں، جھگڑے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بھی آتی ہے۔
- 5- افضل صدقہ یہ ہے کہ دین کے کام پر خرچ کریں، جب آپ لوگوں کی تعلیم پر خرچ کرتے ہیں اسکے فوائد بتاتے ہیں تو اس سے کئی لوگ صدقہ دینے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اس سے بہت سے لوگوں کا بھلا ہو جائے گا۔

6- سب چیزوں سے بہتر کیا ہے؟

قرآن مجید (سورہ یونس 57، 58) میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَ شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ ۗ وَ هُدًى وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ. (یونس 57)

لوگو، تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفا ہے اور جو اسے قبول کر لیں ان کے لیے رہنمائی اور رحمت ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَ بَرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا ۗ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ (یونس 58)

اے نبی، کہو کہ یہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے کہ یہ چیز اس نے بھیجی، اس پر تو لوگوں کو خوشی منانی چاہیے، یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں۔

یعنی اس قرآن پر خوشی سے وقت لگانا چاہیے، یہ سوچتے ہوئے کہ ہم بہترین چیز سمیٹ رہے ہیں اور نفع کا سودا کر رہے ہیں۔

7- یہ کتاب کس لئے آئی ہے؟

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبْرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَ لِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ (ص 29)

یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لئے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں۔

اس قرآن پر غور و فکر کرنا ہے اور عملی نکتے نکالنے ہیں تاکہ ہمارا عمل، اخلاق، رویہ، معاملہ تبدیل ہو۔

◀ ابن رجب کہتے ہیں کہ: نقلی اعمال میں سے عظیم عمل جس کے ذریعے انسان اللہ کا تقرب حاصل کر سکتا ہے وہ قرآن کی کثرت سے تلاوت کرنا ہے اور اس کو غور و فکر، تدبر اور خوب سمجھ کر سننا ہے۔

◀ خواب بن ارت نے کسی آدمی سے کہا جتنی تمہاری استطاعت ہے اللہ کا قرب حاصل کرو اور خوب جان لو کہ تم ہرگز کسی بھی چیز کے ساتھ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے جو اس کو اس کے کلام سے بڑھ کر محبوب ہو۔

یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا قرب قرآن مجید سے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے تو اس لئے ہمیں شوق اور محبت سے اس کلام کو پڑھنا چاہیے۔

سورت آل عمران

❖ آیت 92

- ہر شخص اپنے آپ کو نیک سمجھتا ہے اور چھوٹے موٹے اچھے عمل کر کے مطمئن ہو جاتا ہے۔
- حقیقی نیکی اور تقویٰ اس کے حصے میں آتی ہے جو اپنی محبوب ترین چیزوں میں سے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے۔

البر میں

1- وسعت کا معنی آتا ہے۔

2- خیر کثیر کا معنی بھی آتا ہے۔

یعنی تم خیر کثیر نہیں پاسکتے جب تک محبوب چیز خرچ نہ کرو۔

تم اس وقت تک کامل متقی نہیں بن سکتے جب تک کہ محبوب چیزوں میں سے خرچ نہ کرو۔

3- البر کا معنی جنت بھی کیا گیا ہے۔

یعنی جنت تک پہنچ نہیں سکتے جب تک محبوب چیز میں سے خرچ نہ کرو۔

محبوب چیزیں کیا کیا ہیں؟

مثلاً:

- انسان مال کی محبت میں مبتلا رہتا ہے تو اس مال کو اللہ کے راستے میں لگانا۔
 - اولاد سے انسان کو بہت محبت ہوتی ہے، اس اولاد کو اللہ کے دین کے کام میں لگانا، اس کو اس پر ابھارنا جیسے مریم کی والدہ نے اپنی اولاد کو اللہ کی نذر کیا، تو اسی طرح اپنے بچوں کو صرف اپنی ذاتی خدمت کی بجائے اللہ کے دین کی خدمت میں وقف کرنا بھی اس میں شامل ہو جاتا ہے۔
 - اسی طرح اپنا آرام، اپنی نیند میں سے کچھ قربان کر کے اللہ کی خاطر کھڑے ہو کر قیام کرنا۔
 - اپنے اوقات، اپنی دل پسند مشغولیات میں سے وقت نکال کر سنجیدہ کام یعنی دین کی تعلیم سیکھنا یا سکھانا۔
 - اسی طرح باقی اور چیزیں بھی جو ہمیں اپنے لئے پسند ہوتی ہیں انہیں دوسروں کے لئے پسند کرنا۔
 - مال، اولاد، اپنا آرام، نیند، وقت، باقی وہ چیزیں جو ہمیں اپنے لیے پسند ہوتی ہیں۔
- ان سب چیزوں کو اللہ کے راستے میں خرچ کرنا اس میں شامل ہے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارا دین ہمیں اعلیٰ درجے کی اخلاقیات سکھاتا ہے کہ تم نیکی کے اعلیٰ درجے تک نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ اس میں سے خرچ کرو جو تم پسند کرتے ہو

مال اولاد وقت اپنی پسندیدہ چیز جو بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے وہ اس کو خوب جاننے والا ہے۔

✽ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے خیر میں سے وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

صحابہ کرام سے اس آیت پر عمل کی مثال

▪ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو تین درہم دے کر بازار بھیجا کہ کپڑا لائے جب وہ لایا تو ان میں سے ایک کپڑا جو دو درہم کا تھا اسکو چھو کر دیکھا اسکی کوالٹی زیادہ اچھی تھی تو اسے اپنے غلام کو دیا کہ تم نوجوان ہو تم پر یہ کپڑا زیادہ بہتر لگے گا، اور میرے لئے یہ ایک درہم والا ہی کافی ہے۔

سبحان اللہ دو چیزوں میں سے جو اچھی تھی، جس کی چاہت تھی وہ اپنے غلام کو دے دی۔

▪ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنا بیروحاء کا باغ جو بہت پھلدار تھا اور اس کے بیٹھے پانی کا کنواں بھی تھا جس کا پانی رسول ﷺ کو مرغوب تھا آپ ﷺ کے مشورے پر اپنے رشتہ داروں کے لیے وقف کر دیا۔

✦ اللہ کے راستے میں محبوب ترین چیز خرچ کرنا وقتی طور پر تکلیف دہ ہوتا ہے لیکن اس کا انجام اچھا ہوتا ہے اس کے برعکس اپنے لیے بہترین چیز رکھنا وقتی طور پر خوشی کا باعث ہوتا ہے لیکن بعد میں پچھتاوا بھی ہوتا ہے کہ اگر اللہ کے پاس جمع کروادیتا تو بہتر ہوتا۔

▪ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تجارتی قافلہ جب مدینہ آیا تو تاجر آگے اور اس کی قیمت لگاتے اور بڑھاتے گئے مگر عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر کہ اللہ سبحان و تعالیٰ کے پاس مجھے اسکی زیادہ قیمت ملتی ہے سارا غلہ مسلمانوں میں خرچ کر دیا۔

▪ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پسندیدہ مال انکا خیبر کی زمین کا وہ حصہ تھا جس پر بہترین پھل آتا تھا وہ رسول ﷺ کے پاس آگئے تو آپ ﷺ نے مشورہ دیا کہ پھل دے دو اور باغ رکھ لو یعنی پھل بار بار دیتے رہو گے اور اس کا اجر ملتا رہے گا تو انہوں نے خیبر کے باغ کا پھل اللہ کے راستے میں وقف کر دیا۔

▪ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی پسندیدہ لونڈی اللہ تعالیٰ کے راستے میں آزاد کر دی۔

◊ صحابہ جب ایسی آیات سنتے تھے تو ان پر عمل بھی کیا کرتے تھے۔

یہ اللہ کی بندوں پر رحمت ہے یہ نہیں کہا کہ جو تمہیں پسند ہے سارا ہے دے دو بس یہ مطالبہ کیا ممتحبوں یعنی کچھ دے دو، تھوڑا دے دو یعنی کچھ نہ کچھ دو

اور جو بھی دو گے اللہ کو معلوم ہے اللہ تعالیٰ اسکا بدلہ دے گا۔

جو بدلہ اللہ تعالیٰ دے سکتے ہیں وہ کوئی اور نہیں دے سکتا اس لئے یہ نفع کا ہی سودا ہے۔

عام طور پر جب ہم خرچ کرتے ہیں تو زائد از ضرورت یا جو چاہیے نہیں ہوتا وہ دیتے ہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ نہیں دے سکتے قرآن مجید میں ایک اور جگہ حکم آتا ہے کہ جو تمہاری ضرورت سے زائد ہو وہ دے دو، وہ ایک درجہ ہے دینے کا لیکن محبوب ترین چیز اللہ کے راستے میں دینا بلند ترین درجہ ہے تو اخلاق کے بھی درجات ہیں اس میں سے بلند ترین درجہ اپنی پسند کو دوسرے کی پسند خاص کر اللہ کی پسند کے تابع کر دینا شامل ہے۔

❖ آیت 93

یہود کے اعتراض کا جواب دیا جا رہا ہے کہ ان کا کہنا تھا کہ محمد ﷺ نے بہت سی ایسی چیزوں کو حلال کر دیا جو دین ابراہیم میں حرام تھی تو فرمایا گیا محمد ﷺ نے کسی ایسی چیز کو حلال نہیں کیا جو دین ابراہیم میں حرام تھیں۔ یہ چیزیں حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی پسند اور بیماری کی وجہ سے خود پر حرام کی تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو جن چیزوں کے حلال کرنے کا حکم دیا وہ اصلاً دین ابراہیم میں بھی حلال ہی تھیں۔

❖ آیت 94 قرآن اور سنت سے کسی چیز کی دلیل مل جائے تو پھر اسکو جھٹلانا ظلم ہے۔

❖ آیت 96 اہل کتاب کا اعتراض تھا کہ پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے پھر اس کو چھوڑ دیا تو ان کو جواب دیا جا رہا ہے کہ پہلا قبلہ

بیت اللہ ہی ہے اور وہ خطہ، وہ گھر بابرکت ہے۔

برکت کا مطلب ہے کسی چیز میں اضافہ ہونا۔

حرم میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہو جاتا ہے۔

ایک نیک عمل کی کتنی برکت ہوئی۔

جو صدقہ وہاں کرتے ہیں، جو قرآن وہاں پڑھتے ہیں جو عمرہ وہاں کرتے ہیں، جو حج کرتے ہیں ان ساری عبادات کا اجر و ثواب کئی گنا زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

آپس کی محبتوں کی برکت، سب کے ساتھ مل کر جو اجتماعی عبادت ہوتی ہے اس سے جو دلوں اثرات آتے ہیں اور اللہ کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے وہ دنیا کے کسی خطے میں نہیں ہوتا اس لئے اسکی برکتیں یہاں بتائی جا رہی ہیں،

عمرہ اور حج کرنا فقر اور گناہوں کو دور کرتا ہے

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پے در پے حج و عمرہ کیا کرو کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو ختم کرنے والی چیز ہے۔

سب سے پہلی مسجد دنیا میں یہ ہی بنائی گئی۔

❖ آیت 97

بیت اللہ میں سب سے بڑی چیز سکون اور راحت قلب نصیب ہوتی ہے۔ مشقت تو ہوتی ہے، پہلے زمانے میں اونٹوں خچروں پر سفر آج کئی کئی گھنٹے ایر پورٹس پر انتظار

کرنا پڑتا ہے پھر وہاں جا کر مشقت مثلاً واش رومز وغیرہ کے لئے انتظار کرنا پڑتا ہے لیکن وہاں کی عبادت ان سب سے بڑھ کر ہے اس لئے انسان کو اپنے دل میں

نیت اور خواہش اور ارادہ ضرور رکھنا چاہیے کہ اگر کسی وجہ سے انسان نہیں بھی جاسکتا اور نہیں بھی پہنچ سکتا تو اجر سے محروم نہ رہے انسان۔

❖ آیت 101

مدینہ کے یہود کی مسلمانوں سے ضد اور دشمنی تھی کہ وہ اللہ کے دین کو چھوڑ دیں لیکن اللہ کے رسول ﷺ وہاں موجود تھے ان کی دی ہوئی تعلیم اور خاص طور پر قرآن کی آیات یہ ایسی چیز تھی جو مسلمانوں کی استقامت کا باعث تھی۔

آج بھی اگر ہم اپنی اولاد کو دین پر لانا چاہتے ہیں تو اسکے لئے ضروری ہے کہ قرآن کے ساتھ ہمیشہ کا سفر جاری رکھیں، قرآن مجید پر استقامت کے ساتھ اس کی تلاوت، اس پر غور و فکر اور عمل بھی کرتے رہیں۔

تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ حق پر ہدایت پر قائم رکھے گا ان شاء اللہ، کوئی بھی شخص اسلام سے اس وقت دور جاتا ہے جب وہ اسکی سمجھ نہیں رکھتا۔ جب وہ قرآنی آیات کی حکمتوں اور مصلحتوں کو سمجھتا نہیں۔

❖ آیت 102

خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس کا آخری کلام **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** ہوگا۔

تو کثرت سے اس کلمے کو پڑھنا چاہیے۔

یہ سعادت اسی کو نصیب ہوتی ہے جو دنیا میں اس کو سمجھے اس پر یقین رکھے اور اس کا ورد بھی کرتا رہے۔

... **اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ** ایمان والوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ اللہ سے ڈرو جیسا ڈرنے کا حق ہے

اس کا مطلب یہ نہیں کہ

▪ ماپوسی کا شکار ہو کر الگ بیٹھ جاؤ یا لوگوں سے ملنا ملنا چھوڑ دو یا یہ کہ مجھے تو اللہ سے ڈر لگتا ہے اس لئے میں نے جب چھوڑ دی ہے۔

▪ مجھے اللہ سے ڈر لگتا ہے اس لئے میں شادی نہیں کروں گی۔

▪ مجھے اللہ سے ڈر لگتا ہے اس لئے بچے پیدا نہیں کروں گی، وغیرہ وغیرہ

ترک دنیا اللہ کا ڈر نہیں ہے، دنیا میں رہتے ہوئے اللہ کے حکم کے مطابق کام کرنا۔

◀ ابن مسعود، حسن بصری، قتادہ، مقاتل اور عکرمہ کہتے ہیں کہ **اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ** کا مطلب یہ ہے کہ

▪ اس کی اطاعت کی جائے اور اس کی نافرمانی نہ کی جائے۔

▪ اس کا شکر بجالایا جائے اور اس کی ناشکری نہ کی جائے۔

▪ اس کا ذکر کیا جائے اور اس کو بھلا یا نہ جائے۔

❖ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ** تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو۔

❖ آیت 103

اللہ کی رسی کیا ہے؟ * رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کتاب ہی اللہ کی وہ رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے۔

یعنی قرآن کو تھامنے سے... اللہ سے تعلق مضبوط رہے گا۔ اور جب اللہ سے تعلق مضبوط رہے گا تو بھٹکے نہیں۔

صرف یہ نہیں کہا گیا کہ اسکو اکیلے پکڑ لو بلکہ کہا گیا **جَمِيعًا** اکٹھے ہو کر اس رسی کو یعنی قرآن کو پکڑ لو۔

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تم سے تین باتوں سے راضی ہوتا ہے اور تین باتوں سے ناراض ہوتا ہے۔

1. وہ تمہارے لئے پسند کرتا ہے کہ اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ

2. اور تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ (یہ اللہ کا حکم ہے اور قرآن میں بھی اس کی وضاحت آگئی)

3. جن حکمرانوں کو اللہ نے تمہاری ذمہ داری سونپی ہے ان کی خیر خواہی کرو۔

تین ناپسندیدہ باتیں کون سی ہیں؟

1. وہ تمہارے لیے قیل و قال (بے کار قصے کہانیاں، جن سے کوئی فائدہ نہ ہو کسی کے علم میں اضافہ نہ ہوتا ہو فلاں یہ کہتا ہے فلاں وہ کہتا ہے، he said , she said، بعض اوقات وہ باتیں غیبت میں ڈھل جاتی ہیں) کو ناپسند کرتا ہے۔

2. کثرت سوال (یعنی کسی نے ایک مسئلہ بتایا اسپر ایک اور سوال کر دیا اس پر ایک اور سوال، جیسے بنی اسرائیل نے بہت سوال کئے تھے)

3. اللہ تعالیٰ مال ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ (ضرورت کی جگہوں پر تو مال خرچ کرنا چاہیے لیکن اسراف نہیں کرنا چاہیے، کھانے کا معاملہ یا دیگر نفع مند چیزیں ان

سے یا تو خود فائدہ اٹھانا چاہیے یا کسی دوسرے کو اٹھانے دینا چاہیے، مال ضائع کرنا ناپسندیدہ ہے)

خاص طور پر جس چیز کا حکم دیا جا رہا ہے وہ یہ کہ آپس میں جڑے رہو، دلوں کا اتحاد ہو۔

* حدیث کے مطابق ہے کہ بے شک مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی طرح ہوتا ہے اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو قوت پہنچاتا ہے اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے انگلیوں میں ڈال کر دکھایا۔

ایٹوں سے اس وقت تک دیوار نہیں بن سکتی جب تک وہ جڑی نہ ہوں، منظم نہ ہوں تو مسلمان آپس میں جڑے ہوئے ہوں اور یہ جڑنا دلوں کا جڑنا ہے۔

جب چھوٹی چوٹی بات پر ایک دوسرے سے اختلاف ہوتا ہے تو لوگوں میں پارٹی بازی شروع ہو جاتی ہے اور وہ مخالفت میں تبدیل ہو جاتی ہے اور وہ سلسلہ نہ رکے تو ایک دوسرے کے ساتھ جنگ و جدل اور قتال بھی شروع ہو جاتے ہیں۔

اسلام کی بنا پر صحابہ کو وہ لوگ خونریز رشتوں سے زیادہ محبوب ہو گئے جو دینی رشتے میں بندھے۔

❖ آیت 104 مسلمانوں میں ایک جماعت تو ایسی رہے جو حق کی طرف دعوت دینے والی ہو۔

جو لوگوں کو بتائے کہ نیکی اور بھلائی کے کام کون سے ہیں

کامیابی دینے والے کام

- خیر کی دعوت
- امر بالمعروف
- ونہی عن المنکر

ایسے گروہ کے لوگ جو یہ تین کام کرتے ہیں۔ وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

❖ آیت 110

- امت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بہترین امت کہا ہے اب اس امت کی ذمہ داری ہے کہ وہ پیغمبروں کے کام کو سرانجام دے۔
- پیغمبروں کے آنے کا سلسلہ ختم ہوا اب لوگوں کو خیر و نیکی کی طرف بلانا اب اس امت کی ذمہ داری ہے۔
- امت کا ایک ہر اول دستہ ہے جو ایک گروہ کی شکل میں باقاعدہ منصوبہ بندی اور پلاننگ کے ساتھ دین کی دعوت کا کام کرے۔
- لیکن اس کے بعد ہر امتی اپنی اپنی جگہ دین کا داعی ہے اور اس کو بحیثیت مسلمان کے اچھے اخلاق اور معاملات کا مظاہرہ کرنا ہے۔ چاہے بزنس میں ہے، چاہے جاب کر رہا ہے، مرد ہے یا عورت، بوڑھا ہے کہ جوان سب دین کے داعی ہیں۔
- تاکہ لوگ دیکھیں تو کہیں کہ یہ لوگوں کے سچے خیر خواہ انکی مدد کرنے والے ہیں، انسانیت کے سب سے زیادہ علمبردار ہیں، یہ دوسروں کو تکلیف نہیں دیتے، یہ دھوکا نہیں دیتے، یہ جھوٹ نہیں بولتے، یہ لعنت ملامت، فساد اور دنگل نہیں کرتے۔
- لیکن افسوس آج امت ان بہترین اخلاقیات اور کردار سے محروم ہو گئی۔
- اور انہوں نے اپنے دین کے ان مخصوص شعارات کو چھوڑ کر دین کو چند مخصوص رسمی عبادت تک محدود کر دیا کہ بس یہی ہمارا دین ہے۔
- دین محض ذاتی عبادت کا نام نہیں ہے۔
- آپکے روزے کا فائدے آپ کو ہوگا، دوسروں کو اس وقت ہوگا جب آپ روزہ رکھ کر جھوٹ بولنا چھوڑیں گے، لڑائی جھگڑا چھوڑیں گے۔
- افسوس یہ ہے کہ آج ہم صرف اپنے ذاتی مفادات اور ذاتی اغراض میں مبتلا ہو کر دنیا کی ترقی کے لئے کوشاں ہیں اور انسانیت کی بھلائی کے کام بھول گئے ہیں
- کسی کی بھی سب سے سچی خیر خواہی یہی ہے کہ اسے صحیح بات بتائی جائے تاکہ وہ بروقت نقصان سے بچ سکے۔ ساتھ ہی برائی سے روکے۔ بعض اوقات ہم مروت کے مارے کسی کو درست بات نہیں بتاتے
- یہاں امر بالمعروف پہلے اور ایمان بعد میں آیا ہے کیونکہ ایمان کی تکمیل ہی **تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ** سے ہوتی ہے۔

مَعْرُوفِ کہتے ہیں

- ہر وہ کام جس کا کرنا سب کے سامنے معلوم ہو۔ اور وہ اچھا و بہتر سمجھا جاتا ہو۔
- انسان کی عقل و فطرت اسے صحیح قرار دیتی ہو۔
- اور ایمان والوں کے نزدیک وہ کام برانہ سمجھا جاتا ہو۔ اسی لیے اللہ کی اطاعت کو معروف کا نام دیا۔

الْمُنْكَرِ

- بنیادی طور پر ہر وہ کام جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں اور ایمان والے بھی اسے برا خیال کرتے ہیں۔
- انسان کی فطرت و عقل بھی اس کا انکار کرتی ہے۔
- امر بالمعروف و نہی عن المنکر اسلام کے دیگر ارکان کی طرح ایک فرض رکن ہے۔

* نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام کے 8 حصے ہیں۔ اسلام، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج بیت اللہ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، جہاد فی سبیل اللہ۔ وہ شخص ناکام و نامراد ہوا جس کے لیے ان میں سے کوئی حصہ نہیں۔

یہاں امر بالمعروف الگ رکن ہے، نہی عن المنکر الگ رکن اور اسکے بعد جہاد فی سبیل اللہ کی بات ہے۔ عام طور پر لوگوں میں غلط فہمی پائی جاتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ جہاد کے معنی قتال سمجھتے ہیں۔

جہاد کے معنی ہیں حتی المکان جدوجہد utmost struggle اللہ کے دین سیکھنے سکھانے، لوگوں تک خیر لے جانے، ان سے شر کو روکنے اور لوگوں کی فلاح و بہبود کے کام کرنے جیسے بیوہ اور یتیم کے لئے بھاگ دوڑ کرنے والا بھی فی سبیل اللہ ہوتا ہے۔

ان سب کے لئے ضروری ہے کہ انسان دین کے ان ارکان کو سمجھنے والا اور ان پر عمل کرنے والا ہو۔

* حضرت عائشہ رضی اللہ فرماتی ہیں کہ ایک بار رسول ﷺ تشریف لائے تو میں نے محسوس کیا کہ آپ ﷺ کی طبیعت میں کچھ گھٹن ہے وضو کیا اور کسی سے بات کئے بغیر چلے گئے، میں نے حجروں کے پاس ہو کر سنا آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے۔

اے لوگوں اللہ عزوجل فرماتا ہے لوگوں بھلائی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو اس سے پہلے کہ تم مجھے پکارو اور میں تمہاری دعائیں قبول نہ کروں، تم مجھ سے کچھ سوال کرو اور میں تمہیں کچھ عطا نہ کروں اور تم مجھ سے مدد مانگو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔

آج آپ دیکھیے مسلمانوں نے یہ کام چھوڑ دیا تو ان کے ساتھ کیا حال ہوا، دنیا میں جگہ جگہ جو حالات ہیں وہ ہم سب کو معلوم ہیں۔

❖ آیت 113

ایمان لانے کے بعد ایمان کی سچائی کا اظہار کن اعمال سے ہو گا وہ بتایا جا رہا ہے۔

قیام الیل کی فضیلت پتہ چل رہی ہے اور خاص طور پر آج کل اس کا ضرور اہتمام کرنا چاہیے۔

▪ رمضان میں قیام عام دنوں کے قیام سے افضل ہو جاتا ہے اور بہترین قیام وہ ہے جس میں زیادہ قرآن پڑھا جائے۔

نبی ﷺ سے بیس تراویح پڑھنے کے روایت نہیں ملتی، تو نمبر پورا کرنا اہم نہیں اصل بات قرآن زیادہ قیام میں پڑھا جائے۔

قرآن سیکھنے سکھانے کے لئے بھی رات کو جاگنا فضیلت والا کام ہے۔

▪ علم کے سیکھنے اور سکھانے کے لیے جاگنا افضل ہے۔

▪ عمومی طور پر رات کو قرآن پڑھنا دن کے پڑھنے سے افضل ہے آپ ﷺ کا بھی معمول تھا۔ آپ ﷺ قرآن کی زیادہ تر تلاوت رات کی گھڑیوں میں کرتے

تھے

اور یہ بھی ہے کہ بعض اوقات علم کا سیکھنا سکھانا نفل نماز سے بھی افضل ہو جاتا ہے۔

❖ آیت 116

انسان نیک کاموں کو کیوں چھوڑتا ہے؟ مال اور اولاد رکاوٹ بنتے ہیں۔

❖ آیت 117

• جو لوگ آخرت کو بھول کر اپنی ذمہ داریوں کو بھلا کر صرف مال کمانے میں مصروف رہتے ہیں اور کبھی کبھار تھوڑا بہت خیرات کرتے ہیں وہ مال دیرپا فائدوں کا حامل نہیں جلد ہی دنیا کا مال بھی ختم ہو گا اور آخرت کے لیے تو کچھ ہے ہی نہیں۔

جو لوگ صرف دنیا کی زندگی کے لئے مال خرچ کرتے ہیں، رنگ رنگ کے کھانے، لباس جوتے خریدنے پر خرچ کرتے رہتے ہیں۔

کچھ لوگوں کو کپڑے بنانے کا کریز ہوتا ہے، کچھ کو کھانے کا کریز کسی غریب پر خرچ کرنے کا شوق ہی نہیں، کچھ پیسے جمع ہوئے سیر و تفریح پر سب لٹا دیا، یہ سارا مال صرف دنیا کی لذت میں خرچ ہو رہا ہے آخرت میں آگے کچھ نہیں ملے گا، آگے وہ ہی ملے گا جو وہاں کے لئے خرچ کریں گے۔

گناہ

مصائب، اور ہلاکت کا سبب ہیں۔

اور اپنی جان پر ظلم کرنا ہے

دنیا کی لذت کے لیے خرچ ہونے والا مال اسی دنیا میں ہی رہ جائے گا۔

❖ آیت 120

دوسروں کی پریشانی پر خوش ہونے والے گھٹیا لوگ ہوتے ہیں۔

دوسرے کی تکلیف پر خوش ہونا اور دوسرے کی خوشی پر ناراض ہونا منافقت کی علامت ہے۔

اگر کوئی بدترین اخلاق، حسد کا مظاہرہ کرے تو صبر اور تقویٰ اختیار کرو۔

صبر کیا ہے؟

ویسا رویہ اختیار نہیں کرنا جو دوسرا کر رہا ہے۔

اور دوسرا ہے تقویٰ، تقویٰ انسان کو روک لیتا ہے کسی بھی غلط بات سے۔

ایسے برے دوستوں سے پناہ مانگنی چاہیے جو ظاہر میں محبت کا اظہار کریں اور اندر سے جڑے کاٹیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوءِ وَمِنْ زَوْجِ نَشِيئَتِي قَبْلَ الْمَشِيبِ وَمِنْ وَلَدٍ يَكُونُ عَلَيَّ رَبًّا، وَمِنْ مَالٍ يَكُونُ عَلَيَّ عَذَابًا، وَمِنْ خَلِيلٍ مَآكِرٍ عَيْنُهُ تَرَانِي وَقَلْبُهُ يَرْعَانِي إِنْ رَأَى حَسَنَةً دَفَنَهَا وَإِذَا رَأَى سَيِّئَةً أَدَاعَهَا

اے اللہ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں برے پڑوسی سے اور ایسے ساتھی سے جو مجھے بڑھاپے سے پہلے بوڑھا کر دے اور ایسی اولاد سے جو مجھ پر آقا بن کر بیٹھے اور

ایسے مال سے جو میرے لئے باعث عذاب بن جائے اور ایسے چال باز دوست سے جس کی آنکھیں مجھے دیکھ رہی ہوں اور جس کا دل میری نگرانی کرتا ہو اگر وہ نیکی

دیکھے تو اس کو دباتا جائے اور جب برائی دیکھے تو اس کو نشر کرے۔

❖ آیت 121

• جنگ احد کا تذکرہ ہے۔

▪ صبح سویرے کام کے لیے نکلنا آپ ﷺ کا طریقہ ہے۔

آج ہم نے وہ چھوڑ دیا اور کامیاب قوموں نے اپنا لیا۔

▪ جنگ میں لوگوں کو متعین کرتے ہوئے کام کے ساتھ ساتھ دعائیں بھی مانگتے جا رہے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ سن رہے تھے۔

▪ مومن اسباب اختیار کر کے بھروسہ اور توکل اللہ پر کرتا ہے ساتھ ہی دعائیں بھی مانگ رہا ہوتا ہے۔

❖ آیت 122 جب عبد اللہ بن ابی اپنے تین سوسا تھیوں کو لے کر الگ ہو گیا تو کچھ ایمان والوں کے دل بھی ڈر گئے، اس پر ان کو تسلی دی جا رہی ہے۔

❖ آیت 123 اللہ تعالیٰ کی مدد اسی اعتبار سے آتی ہے جتنا ہمارا جذبہ ہوتا ہے۔

❖ آیت 128

آپ ﷺ کو جب مشرکین نے زخمی کر دیا تو آپ نے ﷺ نے فرمایا وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی ﷺ کو زخمی کر دیا اس پر یہ بتا دیا گیا کہ بندوں کو ہدایت دینا اللہ کا کام ہے کبھی یہ نہ سوچیں کہ فلاں تو نہیں بدل سکتا judgmental نہیں ہونا چاہیے۔

❖ آیت 130

جنگ احد کے ساتھ سود کا ذکر کیوں آیا؟ مشکل آئی ہی مال کی محبت کی وجہ سے تھی۔

مال کی محبت انسان کے لیے ناکامی کا باعث بنتا ہے اگر اس میں مشغول ہو کر اپنے مقصد کو بھول جائیں۔

❖ آیت 132 رحمت اور بخشش کیسے آتی ہے؟ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے

❖ آیت 133

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک 40 سال کی مسافت ہے۔ اور جنت پر ایک دن ایسا آئے گا کہ وہ لوگوں کے رش کی وجہ سے بھری ہوئی ہوگی۔

وہاں کی خوبصورتی کا کیا کہنا لیکن اگر دنیا کے گھروں کے لئے سب کو شش لگا دی جائیں اور وہاں کے لئے محنت ہی نہ ہو تو قیمتی چیزیں صرف تمناؤں سے نہیں ملتی۔

❖ آیت 134

جنت کیسے ملتی ہے؟

☆ جو خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں۔

(ایک شخص کے پاس بہت مال جتنا دے فکر نہیں، ایک وہ ہے کہ اس کے پاس بہت نہیں مگر مناسب مال رکھتا ہے اس میں بھی دے کر ضروریات پوری کر لیتا ہے

اور ایک وہ ہے کہ بہت کم مال ہے خود بہت ضرورت مند بھی ہے پھر بھی اللہ کے راستے میں دیتا ہے اسکا دینا سب سے زیادہ پسندیدہ)

☆ شدید غصہ کو کنٹرول کرنے والے ہیں۔

☆ لوگوں کو معاف کرتے ہیں۔

☆ کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھیں تو توبہ کرتے ہیں۔

* ابو درداء کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص اپنے غصے کو نافذ کرنے کے باوجود اسے پی گیا تو اللہ قیامت کے دن اس کے دل کو امیدوں سے بھر دے گا۔

* ایک شخص نے آپ ﷺ سے کہا کہ ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کریں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا: غصہ نہ کرو تمہارے لیے جنت ہے۔

* ایک دفعہ 3 بار پوچھنے پر بھی تینوں بار آپ ﷺ نے لا تعصب یعنی غصہ چھوڑنے کا کہا۔

اور ہم غصہ ہی نہیں پی پاتے اس لیے ہمارے بہت سے معاملات خراب ہو جاتے ہیں

❖ آیت 135

* جو نقصان ہو تا گناہوں سے اسکی معافی مانگتے ہیں damage control کرتے ہیں اور بار بار غلطیاں دہراتے نہیں ہیں۔

ان ہدایات کا مقصد یہ کہ اگر ہم اوپر کے درجے سے نیچے آئیں تو پھر اوپر جانے کی کوشش کریں لڑھکتے ہی نہ جائیں۔

گناہ کر کے ڈھیٹ نہیں ہوتے جائیں اس پر ڈٹ نہیں جائیں۔

❖ آیت 139

کسی غم یا تنگست پر صبر کر لینا، پیچھے ہٹ کر دوبارہ کوشش کرنا اللہ سے مدد چاہنا انسان کی بلندی کی نشانی ہوتا ہے۔

❖ آیت 141

آزمائش کیوں آتی ہے؟

■ آزمائش انسان کو خالص کرتی ہیں، چمکاتی ہیں، قابلیت بڑھاتی ہیں، بڑے چیلنجز کے لیے تیار کرتی ہیں۔

☆ جو چھوٹی مشکلات پر صبر نہ کر سکے وہ بڑی مشکل پر صبر نہیں کر سکتا۔

☆ بڑے لوگوں کی قربانیاں بھی بڑی ہوتی ہیں۔

چھوٹی سی قربانی لیکن اجر بڑا ہے۔

❖ آیت 142

ابھی تو تمہاری محنتوں کو دیکھا ہی نہیں جو جنت کے لئے تم نے کی ہیں۔

جہاد مال سے، قلم سے نفس سے ان سب سے ہوتا ہے۔

❖ آیت 144 یہ آیت اس وقت اتری جب جنگ احد میں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ نبی ﷺ شہید ہو گئے تو لوگوں نے کہا کہ ہم ہمارے لئے اب کیا بچان

کے مشن کا کیا ہو گا تو ہم بھی ہتھیار ڈال دیں۔

تو بتا دیا گیا کہ تم ایک لیڈر کے لئے نہیں لڑ رہے اللہ رب العزت کی خاطر فی سبیل اللہ اس جگہ آئے ہو۔

❖ آیت 148 محسن کون ہوتا ہے؟ جو دوسرے کے مقابلے میں اچھا رویہ اختیار کرے۔

❖ آیت 151 شرک زندگی میں خوف اور بے برکتی کا باعث ہوتا ہے۔

❖ آیت 153

غم پر غم کیوں آتے ہیں؟

اللہ بندوں سے چاہتا ہے کہ وہ دنیا کے نقصانات پر غم نہ کریں اس لیے وہ غم پر غم ڈالتا ہے تاکہ بندہ غم سہنے کا عادی ہو اور اس کی پرواہ کرنا چھوڑ دے۔

غم کے نقصانات

☆ تنگی پیدا کرتا ہے۔

☆ مفید کاموں سے روکتا ہے۔

☆ انسان کے اندر نفسیاتی گرہیں لگ جاتی ہیں۔

☆ نیکی کے مواقع چلے جاتے ہیں۔

چاہیے کہ

اپنے نفس کو دعا کے ساتھ ساتھ خوش رہنے کا عادی بنائے۔

اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ لیتا ہوں دکھ اور غم سے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ

سینہ کھلا ہو گا، خوش ہو گا، پر امید ہو گا تو دوسروں کو بھی خیر کی ترغیب دے گا مثبت رکھے گا

یہ بھی ترغیب دی گئی کہ کوئی چیز چھوٹ جائے اس پر غم نہیں کرتے رہنا چاہیے اللہ کی رضا سمجھنا چاہیے۔

❖ آیت 154

جیسے جب غم کی کیفیت میں انسان بہت رو لیتا ہے تو ایک سکینت سی طاری ہوتی ہے۔

نیتوں کا کھوٹ ہو یا کام کے جذبے میں کوئی کمی ہو تو یہ ساری چیزیں انسان کو ہلا دیتی ہیں،

تکلیف یا آزمائش انسان کو یا تو نیچے دکھیل دیتی ہے یا بلندی عطا کرتی ہے۔

❖ آیت 155

یاد رکھیے اگر دلوں میں منافقت ہو تو نیکی کے مواقع بھی چھین لیے جاتے ہیں۔ پھر اللہ نیکی کی توفیق بھی چھین لیتا ہے

❖ آیت 156 بعض اوقات کوئی ایکسڈنٹ میں مر جائے تو حسرت ہوتی ہے کہ نہ جاتا تو بچ جاتا تو اسکی نفی کی جارہی ہے

❖ آیت 159

داعی یا لیڈر کی صفات

رحمت، نرمی، تواضع، کندھے جھکا دینا، ساتھیوں کے لیے دعا کرنا ان کی فکر کرنا۔

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نرمی کاموں کو خوبصورت بنا دیتی ہے

* نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے زینت بخشتی ہے اور جس چیز سے بھی نکال دی جاتی ہے اسے بد صورت کر دیتی ہے۔

نرمی گھرانوں کو فائدہ دیتی ہے۔

* جس گھرانے کو نرمی عطا کی گئی تو وہ ان کے لیے فائدہ کا باعث ہے اور جن سے نرمی روک لی گئی تو وہ ان کے لیے نقصان کا باعث ہے۔

اس انتظار میں نہ رہیں کہ دوسرے نرمی اختیار کریں۔

❖ آیت 159 بار بار ان آیات میں توکل کا درس ہے۔

✦ نرمی کا آغاز کرنے والے بنیں۔

❖ آیت 164

یہ چار چیزیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں

☆ تلاوت قرآن

☆ تزکیہ (دلوں کے میل پچیل نکالنا)

☆ تعلیم کتاب

☆ حکمت

یاد رکھیے

جب تک اصلاح نہ ہو تب تک تعلیم کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔

❖ آیت 167

دین کے راستے میں نکلنے میں بعض اوقات نقصان اس لیے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کھنا چاہتے ہیں کہ کون استقامت اختیار کرتا ہے اور کون چھوٹے نقصان سے اس

راستے سے پھر جاتا ہے۔

تاکہ اللہ منافقوں کو الگ کر دے۔

❖ آیت 169

عام مومن کو موت کے بعد رزق جنت میں جا کر ملے گا۔ لیکن جو اللہ کے راستے میں شہید ہوتا ہے اسے برزخ کی زندگی میں بھی رزق عطا ہوتا ہے۔
* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید قتل کی صرف اتنی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جتنی تم میں سے کسی کو چھوٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔

اس کے خون کے پہلے قطرے کے ساتھ اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔

☆ جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے۔

☆ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

قیامت کے دن بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

☆ ایمان کے لباس سے مزین کیا جاتا ہے۔

✦ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دعا کیا کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَدْرِ رَسُولِكَ ﷺ

اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت عطا کر اور میری موت اپنے رسول ﷺ کے شہر میں مقدر کر دے۔

❖ آیت 170

ایمان کی علامت مومن دوسرے مومن کی خوشی پر خوش ہوتا ہے۔

❖ آیت 173

جب چیزیں بہت مشکل ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کریں۔

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

یہ وہ کلمہ ہے جسے ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کہا جب انہیں آگ میں ڈالا گیا تھا تو آگ ان پر ٹھنڈی ہو گئی

اس میں بھی توکل کا ذکر ہے

❖ آیت 174

یہ توکل کے چار انعام تھے کہ

☆ نعمت

☆ فضل

☆ تکلیف دور ہوئی

☆ اللہ کی رضا حاصل ہوئی

❖ آیت 178 اللہ کی نافرمانی کے باوجود اگر پکڑ نہیں آ رہی تو یہ نہ سمجھو کہ اللہ راضی ہے۔

❖ آیت 179

اجر عظیم کس کو ملتا ہے؟ جو ایمان کے ساتھ تقویٰ اختیار کرے۔

تقویٰ انسان کے دل پر چیک ہوتا ہے کہ

☆ برا نہیں سوچنا۔ ☆ کوئی بری بات زبان سے نہیں نکالنی۔ ☆ عمل میں بھی خیال رکھنا ہے کہ کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کرنی۔

❖ آیت 181 وہ جو سمجھتے ہیں وہ غنی ہیں سمجھتے ہیں اللہ خود نہیں دیتا ہمارے ذریعہ دیتا ہے۔

❖ آیت 185 اصل کامیابی کیا ہے؟ آگ سے بچنا اور جنت میں داخل ہونا

خوش بخت وہ ہے

جس کی موت اللہ کی رضا میں آئے۔

دھوکے میں وہ ہے

جو دنیا کی دولت اور اس کے سامان پر انحصار کر کے بیٹھا ہوا ہے۔

یاد رکھیے

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ان سب سے بہتر ہے۔

❖ آیت 186 بڑے دل والے ہی بڑی ہمت رکھتے ہیں اور بڑے درجات پاتے ہیں۔

دین پر چلنا آسان نہیں۔

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سب سے بڑی آزمائش انبیاء پر، پھر صالحین پر، پھر درجہ بدرجہ عام لوگوں پر آتی ہے۔

انسان پر آزمائش اس کے دین کے اعتبار سے آتی ہے۔

دین میں پختگی ہو تو آزمائش میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

کمزوری ہو تو آزمائش کم کر دی جاتی ہے

ایسے میں جو اللہ سے راضی ہوتا ہے اللہ اس سے راضی ہو جاتا ہے اور جو اس سے ناراض ہوتا ہے اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

❖ آیت 188

منافع کی علامت کسی دوسرے کی محنت پر خود تعریف چاہنا

اللہ کو سب پتہ ہے کون کس وقت کس اخلاص کے ساتھ کے کیا کوشش کر رہا ہے۔

❖ آیات 190-200

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

آج رات مجھ پر چند آیات نازل ہوئی ہیں اس آدمی کے لیے ہلاکت ہے جس نے ان کو پڑھا لیکن ان پر غور و فکر نہیں کیا۔

☆ آپ ﷺ تہجد کے وقت وضو کرنے سے پہلے ان آیات کو پڑھا کرتے تھے۔

▪ یہاں ذکر کو غور و فکر پر مقدم رکھا گیا ہے۔

▪ ام الدرداء سے پوچھا گیا ابو الدرداء اکثر کیا کرتے تھے وہ کہتی ہیں وہ اکثر سوچوں میں غرق رہتے تھے۔ (غور و فکر کرتے تھے اور غور و فکر کرنے کے لئے خاموشی بھی ضروری ہوتی ہے)

ان سے پوچھا گیا کہ آپ کا کیا خیال ہے کیا غور و فکر کرنا اعمال میں سے کوئی عمل ہے؟

▪ انہوں نے کہا یہ یقین ہے۔ (یعنی علم کے ساتھ غور و فکر کرنا یقین میں اضافہ کرتا ہے۔ اور اس سے عمل بہتر ہوتا ہے)

▪ ابن عون کہتے ہیں غور و فکر کرنے سے غفلت ختم ہو جاتی ہے دل میں خشیت پیدا ہوتی ہے۔

▪ جتنا غم دلوں کو چمکاتے ہیں اور کوئی چیز نہیں چمکاتی۔

☆ جتنا غور و فکر سے دل روشن ہوتے ہیں اتنا کسی اور چیز سے روشن نہیں ہوتے۔

▪ ان آیات میں موجود دعائیں مانگنی چاہیے یہ قبولیت کی دعائیں ہیں۔

ان آیات میں ساری دعائیں **ربنا** سے شروع ہو رہی ہیں۔

▪ جو لوگ ایمان لا کر تکلیف اٹھائیں اللہ اس کے بدلے ان کے گناہوں کو معاف کر دے گا۔

مومن سے دنیا کے مقابلے میں زیادہ وعدے آخرت کے کیوں کیے گئے؟ ▪ دنیا عارضی ہے معمولی ہے اور آخرت ہمیشگی کی زندگی ہے۔

▪ عقلمند وہ ہے جو عارضی کو چھوڑ کر ہمیشہ کا فائدہ لے لے۔

✦ اللہ کے وعدوں پر یقین کا مطلب ہی یہ ہے کہ

اس کے وعدوں کو سچا مان کر کرنے کے کام کرتے جائیں۔

اس سورت میں بار بار کامیابی کی علامت صبر اور تقویٰ کا ذکر آیا

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے جو صبر اور تقویٰ دونوں کریں۔

سورت النساء

یہ عورتوں سے متعلق سورت ہے۔ قرآن مجید میں مردوں کے نام سے الرجال کوئی سورت موجود نہیں ہے۔

❖ آیت 1

- اپنے اوپر تقویٰ لازم کر لینا چاہیے
 - تقویٰ ہر کام کی بنیاد ہے۔
 - تقویٰ ہوگا تو عورتوں، یتیموں، مسکینوں غرض ہر ایک کے حقوق ملیں گے۔
- ## ❖ آیت 3
- دو یا تین یا چار شادیوں کی رخصت دی گئی بوقت ضرورت لیکن عدل کی شرط کے ساتھ۔

❖ آیت 5

ایک حدیث کے مطابق ناسمجھ کو مال دینے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

❖ آیت 11

چاہے نبی ﷺ سے پہلے کا دور جاہلیت ہو یا آج کا، عورتوں کے حقوق مارے جاتے ہیں۔

عورت کو وراثت میں سے آدھا کیوں ملتا ہے؟

☆ عورت پر نان نفقہ کی ذمہ داری نہیں ہے۔

☆ اس کو شادی کے وقت مزید مہر بھی ملے گا۔

☆ اس پر شوہر بھی خرچ کرے گا۔

مرد پر زیادہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے خرچ کرنے کی عورت پر نہیں ڈالی گئی، وہ جو خرچ کریں وہ صدقہ ہے

▪ اللہ کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ، اس کی حکمت تم نہیں جانتے جیسے وہ سارے حالات جانتا ہے تم نہیں جانتے

❖ آیت 12

☆ ورثہ کی تقسیم قرض ادا کرنے اور وصیت کی ادائیگی کے بعد ہوگی اور قرض ادا کر دیا جائے۔

☆ وصیت ایک تہائی مال پر کی جاسکتی ہے۔

☆ وارث کے حق میں وصیت نہیں ہو سکتی۔

❖ آیت 15

اس آیت میں زنا کے لیے لفظ فاحشہ استعمال ہوا ہے کیونکہ کھلی برائی ہے۔

❖ آیت 17

جہالت کیا ہوتی ہے؟

- انجام سے بے خبر ہو کر اللہ کی ناراضگی کا کام کرے۔
- انسان اس بات سے غافل ہو جائے کی اللہ دیکھ رہا ہے
- یا اس بات سے غافل ہو جائے کہ اس غلط کام کے نتیجے میں اس کا ایمان کم ہو جائے گا یا بالکل ختم ہو جائے گا۔

جیسے جب انسان زنا کرتا ہے تو اس وقت ایمان سے نکل جاتا ہے۔

❖ آیت 18

یاد رکھیے ❑ جو توبہ نہیں کرتا وہ معاف نہیں کیا جاتا۔

توبہ قبول نہ ہونے کے اوقات

☆ نزع کے عالم میں، جب موت کے فرشتے نظر آنے لگیں، اس سے پہلے اگر بیماری وغیرہ میں توبہ کرے تو توبہ ہو جائے گی
☆ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد۔

❖ آیت 19

کر لیتے یا ویسے ہی روک لیتے تو اس سے منع کیا جا رہا ہے

... فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُنَّ شَيْئًا وَّ يَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا

زندگی میں بہت سے ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو پسند نہیں آتی جیسے

کوئی بات، کوئی فیصلہ، سفر، شوہر یا بیوی، سسرال، جائیداد، کوئی خریدی ہوئی چیز پسند نہیں آتی۔

❑ اس کو درست کرنے کی کوشش کریں لیکن بعض اوقات بہت کوشش کے باوجود اصلاح نہیں کر پاتا تو صبر کرے۔

❑ زندگی میں کچھ لوگ بہت مشکل ہوتے ہیں وہ آپکو آپ کی اوقات یاد دلاتے ہیں کہ آپ کتنی برداشت کے مالک ہیں اسی طرح

مثلاً کوئی اولاد تنگ کرتی ہے تو اپنے گناہ یاد آتے ہیں پھر انسان والدین سے معافی مانگتا ہے، صدقہ و خیرات کرتا ہے، انکے مغفرت کی دعائیں مانگتا ہے۔ وہ فوت ہو چکے ہیں ان کے لئے صدقہ کرتا ہے۔

شوہر کا بیوی کے ساتھ اچھے سلوک میں کیا کیا آتا ہے؟

وہ بیوی کو اچھے طریقے سے رکھیں، نان نفقہ دیں، مہر ادا کریں، منہ بسور کرنے رکھیں، باتوں میں اپنائیت اختیار کریں، اپنی بیوی کے علاوہ کسی دوسری عورت کی طرف متوجہ نہ ہوں، جو خود کھائے وہی اسے کھلائے، جو خود پہنے وہ اسکو پہنائے، چہرے پر نہ مارے، گالی نہ دے، کبھی الگ کرنے کی ضرورت ہو تو گھر سے نہ نکالے۔

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایمان کے لحاظ سے کامل مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے اور تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنی بیویوں کے لیے اخلاقی لحاظ سے بہتر ہے۔

❖ آیت 20

جب بیوی کو چھوڑ رہے ہو تو تحفے تحائف اور جو مال دیا ہے واپس نہ لو۔

ایڈمک پارٹمنٹ

(کراچی ریجن)